اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اللَّطِيْف وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الشَّفِیْق اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه — وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

ماہِ شعبان بالخصوص شبِ براءت میں کیے جانے والے بیانات میں سے ایک دلچسپ بیان بنام

# شبِ براءت کا بیان

## اس بیان میں آپ پڑھ سکیں گے

☆...ماہِ شعبان کو شعبان کیوں کہتے ہیں؟
☆... شعبان کس کا مہینا ہے؟
☆...شبِ براءت کیا ہے؟
☆...شبِ براءت کیوں عطا کی گئی؟
☆...شبِ براءت میں کیا ہوتا ہے؟
☆...شبِ براءت میں کتنوں کی بخشش ہوتی ہے؟
☆...کن لوگوں کی بخشش نہیں ہوتی ہے؟
☆...سال بھر جادو سے بچنے کا کیا عمل ہے؟
☆... آتش بازی کے متعلق کیا حکم ہے؟
☆... قبرستان میں حاضری دینے کا طریقہ
☆...شبِ براءت کے معمولات
☆...اپنے مرحومین کو مت بھولیئے

خطیب

مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ دار السنہ دہلی

## فہرست


درود شریف کی فضیلت ........ ۵

عمر بخشا جائے ........ ۵

کوئی گارنٹی نہیں ........ ۶

اللہ کے اولیاء محفوظ ہوتے ہیں ........ ۶

معصوموں کی دعا کا اثر ........ ۷

معصوموں سے دعا لینے کا وظیفہ ........ ۸

بیان کا اجمالی تعارف ........ ۹

(1)۔۔۔ماہِ شعبان کو شعبان کیوں کہتے ہیں؟ ........ ۱۰

صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا جذبہ ........ ۱۱

موجودہ مُسلمانوں کا جذبہ ........ ۱۲

ماہِ شعبان میں کیا ملتا ہے؟ ........ ۱۳

(2)۔۔۔شعبان کس کا مہینا ہے؟ ........ ۱۳

شعبان آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا مہینا ہے ........ ۱۴

شعبان ہمارا بھی مہینا ہے ........ ۱۵

شعبان کو کیسے گزاریں؟ ........ ۱۷

اس آیت میں دو باتیں ........ ۱۷

(3)۔۔۔شبِ براءت کیا ہے؟ ........ ۱۹

جہنم کی ہولناکیاں ........ ۲۰

فرشتوں کی عید ........ ۲۲

جنت سنواری جاتی ہے ........ ۲۲
(4)۔۔۔شبِ براءت کیوں عطا کی گئی؟ ........ ۲۳
شَبِ جمعہ کی فضیلت ........ ۲۴
شبِ براءت کی فضیلت ........ ۲۵
شبِ رمضان کی فضیلت ........ ۲۵
رمضان کی ہر رات کی فضیلت ........ ۲۶
شبِ قدر کی فضیلت ........ ۲۷
رمضان کی آخری رات کی فضیلت ........ ۲۷
شبِ عید کی فضیلت ........ ۲۸
جاگنے والی پانچ راتیں ........ ۲۹
(5)۔۔۔شبِ براءت میں کیا ہوتا ہے؟ ........ ۲۹
لوگ اس سے غافل ہیں ........ ۲۹
مرنے والوں کی فہرس بنانے کا مہینا ........ ۳۰
(6)۔۔۔شبِ براءت میں کتنوں کی بخشش ہوتی ہے؟ ........ ۳۲
بکریوں کے بال برابر ........ ۳۲
(7)۔۔۔کن لوگوں کی بخشش نہیں ہوتی ہے؟ ........ ۳۳
(8)۔۔۔سال بھر جادو سے بچنے کا کیا عمل ہے؟ ........ ۳۴
(9)۔۔۔شبِ براءت میں آتش بازی کے متعلق کیا حکم ہے؟ ........ ۳۵
(10)۔۔۔قبرستان میں حاضری دینے کا طریقہ ........ ۳۷
(11)۔۔۔شبِ براءت کے معمولات ........ ۴۰

اہلِ مکّہ کے معمولات .......... ۴۰
امامِ حسن کا معمول .......... ۴۱
شبِ براءت میں ۱۴ رکعت نفل کی فضیلت .......... ۴۲
۱۰۰ رکعت نفل کی فضیلت .......... ۴۳
ستر مرتبہ نگاہِ کرم .......... ۴۳
سورۂ دخان پڑھنے کی فضیلت .......... ۴۴
شبِ براءت میں اسلاف کی دعا .......... ۴۴
صلاۃُ التسبیح کی اہمیت و فضیلت .......... ۴۴
صلاۃُ التسبیح کا طریقہ .......... ۴۵
شعبان کے آخری جمعہ کا عمل .......... ۴۶
شعبانُ المعظم کی شبِ جمعہ کے نوافل .......... ۴۷
شبِ براءت مغرب کے بعد چھ نوافل .......... ۴۷
دعائے نصف شعبان المعظم .......... ۴۸
(12)۔۔۔اپنے مرحومین کو مت بھولیئے .......... ۴۹
دعائے عطار .......... ۵۰

# شبِ براءت کا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اللَّطِيْف وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الشَّفِيْق

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّم

وَ عَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّم

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّم

وَ عَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّم

## درود شریف کی فضیلت

پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! انسان کے لیے سب سے بڑی نعمت جنت کا دخول ہے اور دخولِ جنت کی اجازت اسی کو ہو گی جس کی اللہ تبارک و تعالیٰ بخشش و مغفرت فرما کر اپنی رضا سے نوازے گا، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ایک دوسرے کے لیے بخشش و مغفرت کی دعائیں کرتے رہیں، اور یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے بلکہ ہمارے اسلاف کا طریقہ کار رہا ہے کہ وہ دوسروں سے اپنی بخشش و مغفرت کی دعائیں کروایا کرتے تھے، چنانچہ:

## عمر بخشا جائے

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 326 صَفحات پر مشتمل کتاب **فضائلِ دعا** کے صَفْحَہ 112 پر اپنے لیے دوسروں سے دعا کروانے کے

ضمن میں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مُجَدّدِ دین وملّت، پَروانۂ شمعِ رِسالَت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَيْهِ رَحمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینۂ مُنَورہ کے بچوں سے اپنے لیے دُعا کراتے کہ دُعا کرو عمر بخشا جائے۔(فضائلِ دعا ص ۱۱۲)

## کوئی گارنٹی نہیں

لہذا آپ میرے لیے بخشش و مغفرت کی دعا کریں، میں آپ کے لیے بخشش و مغفرت کی دعا کروں، یہ اچھی بات ہے، مگر آپ مجھے بتائیں! کہ میری دعا آپ کے حق میں قبول ہو جائے، یا آپ کی دعا میرے حق میں قبول ہو جائے، کیا اس کی کوئی گارنٹی ہے؟ آپ کہیں گے نہیں جناب! اس کی کوئی گارنٹی نہیں۔ مگر آپ مجھے یہ بتائیں کہ اگر اللہ کا مقبول بندہ، اللہ پاک کا ولی ہمارے لئے بخشش و مغفرت کی دعا کر دے تو کیا گارنٹی ہو گی؟ آپ کہیں گے جناب ضرور ہو گی کیونکہ کسی عام آدمی نے دعا نہیں کی ہے بلکہ اللہ کے ولی نے کی ہے۔

## اللہ کے اولیاء محفوظ ہوتے ہیں

ایک بات اور بتائیں کہ کیا اللہ کا ولی گناہوں سے معصوم ہے؟ آپ کہیں گے نہیں جناب! اللہ کا ولی گناہوں سے معصوم نہیں بلکہ محفوظ ہے کہ اللہ تعالی انہیں گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے کہ ان سے گناہ ہوتے نہیں اور اگر ہو جائے تو شرعاً محال بھی نہیں، تو جب ایک گناہوں سے محفوظ شخص دعا کر دے تو اس کی قبولیت کی یہ امید تو اگر اللہ تعالی کے معصوم بندے ہمارے لئے دعا کر دیں تو قبولیت کا کیا معیار ہو گا؟

## معصوموں کی دعا کا اثر

اللہ اکبر! پھر تو ڈنکے کی چوٹ پر کہہ سکتے ہیں کہ جناب اب تو بخشش و مغفرت پکی ہے کیونکہ اللہ کے معصوم بندے نے دعا کی ہے کیونکہ معصوم وہ ہوتا ہے جس کے لیے حفظِ الٰہی کا وعدہ ہو لیا، جس کے سبب ان سے صدورِ گناہ شرعاً محال ہے۔ گناہوں سے پاک، اللہ کے بندے کی دعا کیونکر قبول نہ ہو گی، یقیناً قبول ہو گی۔

ایک بات تو یہ کہ اگر اللہ پاک کا کوئی مقبول بندہ، معصوم بندہ ہمارے لیے مغفرت کی دعا کر دے تو ہم بخشے جائیں، کیونکہ ان کی دعا مقبول ہے۔

اور دوسری بات یہ کہ اگر میں آپ کے لیے دعا کروں تو کتنی بار؟ ایک بار، دو بار، پانچ یا دس بار، بس روزانہ تو نہیں کر سکتا، مہینہ یا سال بھر تک تو نہیں کر سکتا، بیٹا بھی اپنے باپ کے لیے روزانہ دعا نہیں کرتا، اور چلیں اگر مان بھی لیں کہ بیٹا بڑا سعادت مند ہے، ماں باپ کا فرماں بردار ہے، تو یہ کب تک دعا کرے گا؟ جب تک وہ دنیا میں زندہ ہے تب تک، مرنے کے بعد تو وہ خود دوسروں کی دعاؤں کا محتاج ہو جائے گا۔

اور جو بیٹا روزانہ دعا کرنے والا ہے وہ بھی ہر وقت دعا نہیں کرے گا، چوبیس گھنٹے دعا نہیں کرے، سونے کی حالت میں دعا نہیں کرے گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! اگر میں آپ کو اس اجتماع کی برکت سے ایک ایسا وظیفہ بتاؤں جس کے کرنے سے، ایک یا دو بار نہیں، سو یا ایک ہزار بار نہیں، صرف دن یا صرف رات میں ہی نہیں بلکہ اللہ پاک کے معصوم بندے وہ بھی فرشتے، ایک بار نہیں، ایک سو بار

نہیں، ایک ہزار بار نہیں، لگاتار ایک گھنٹہ نہیں، لگاتار ایک دن بھی نہیں، بلکہ قیامت تک آپ کے لیے بخشش و مغفرت کی دعا کرتے رہیں گے۔ آیئے وہ وظیفہ سنئیے اور عمل کرنے کی نیت کیجیے چنانچہ:

## معصوموں سے دعا لینے کا وظیفہ

اَہلِ بیت اطہار کے روشن چراغ، حضرتِ امام جعفر صادق رَحمۃُ اللهِ علیہ نے فرمایا: جو کوئی شعبانُ المعظم میں روزانہ سات سو(۷۰۰)مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا، اللہ کریم کچھ فرشتے مقرّر فرمادے گا جو اِس دُرودِ پاک کو رسولُ اللہ صلّی اللہُ علیہ والہ وسلّم کی بارگاہ میں پہنچائیں گے ، اِس سے رسولُ اللہ صلّی اللہُ علیہ والہ وسلّم کی رُوحِ مُبارک خوش ہوگی پھر اللہ پاک اُن فرشتوں کو حکم دے گا کہ اِس دُرُود پڑھنے والے کے لیے قیامت تک دُعائے مغفرت کرتے رہو۔(القول البدیع، ص۳۹۵)

دُنیا و آخرت میں جب میں رہوں سلامت
پیارے پڑھوں نہ کیونکر تم پر سَلام ہر دَم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

## بیان کا اجمالی تعارف

آج کے بیان میں ہم ان شاء اللہ کچھ سوالات کے جوابات پر گفتگو کریں گے جن کا مختصر تعارف یہ ہے:

(1)۔۔۔ماہِ شعبان کو شعبان کیوں کہتے ہیں؟

(2)۔۔۔شعبان کس کا مہینا ہے؟

(3)۔۔۔شبِ براءت کیا ہے؟

(4)۔۔۔شبِ براءت کیوں عطا کی گئی؟

(5)۔۔۔شبِ براءت میں کیا ہوتا ہے؟

(6)۔۔۔شبِ براءت میں کتنوں کی بخشش ہوتی ہے؟

(7)۔۔۔کن لوگوں کی بخشش نہیں ہوتی ہے؟

(8)۔۔۔سال بھر جادو سے بچنے کا کیا عمل ہے؟

(9)۔۔۔شبِ براءت میں آتش بازی کے متعلق کیا حکم ہے؟

(10)۔۔۔قبرستان میں حاضری دینے کا طریقہ

(11)۔۔۔شبِ براءت کے معمولات

(12)۔۔۔اپنے مرحومین کو مت بھولیئے

## (1)۔۔۔ماہِ شعبان کو شعبان کیوں کہتے ہیں؟

**سوال:** پہلا سوال ہے کہ شعبان کو شعبان کیوں کہتے ہیں؟

**جواب:** اس کے جواب میں امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی مکاشفۃ القلوب میں لکھتے ہیں: شعبان شِعْبٌ سے بنا ہے جس کے معنی ہیں گھاٹی، اور گھاٹی پہاڑ تک پہنچنے کا راستہ ہوتی ہے، اسی طرح شعبان کو شعبان اس لیے کہتے ہیں کہ یہ رمضان تک پہنچنے کا راستہ ہے۔ جس طرح گھاٹی سے گزر کر آدمی پہاڑ کے دلنشین و خوبصورت مقام تک پہنچتا ہے اسی طرح آدمی شعبان کے ذریعہ ہوتے ہوئے رمضان کی بے شمار فضائل و برکات تک پہنچ جاتا ہے۔ (مکاشفۃ القلوب ص ۳۰۳)

اور شعبان کو شعبان کہنے کی ایک وجہ حدیثِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں بھی ذکر کی گئی ہے چنانچہ "اَلتَّدْوِیْنُ فِی اَخْبَارِ قَزْوِیْن" نامی کتاب کی حدیثِ پاک میں ہے: اللہ کے نبی، سچے نبی، اچھے نبی، ہمارے آخری نبی، محمدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّمَا سُمِّیَ شَعْبَانُ لِاَنَّہٗ یَنْشَعِبُ فِیْہِ خَیْرٌ کَثِیْرٌ لِلصَّائِمِ فِیْہِ حَتّٰی یَدْخُلَ الْجَنَّۃَ"

ترجمہ: یعنی اس مہینے کو "شعبان" اِس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں روزہ رکھنے والے کے لئے بہت سی بھلائیاں (شاخوں کی طرح) پھوٹتی ہیں، یہاں تک کہ وہ جنت میں جا پہنچتا ہے۔ (التدوین فی اخبار قزوین ، ۱/۱۵۳)

حضرت امام رافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس حدیثِ پاک کا مطلب یہ ہے کہ ماہِ شعبان میں مسلمان ذکر و اذکار، نیکیوں اور قرآنِ پاک کی تلاوت کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور رمضانُ المبارک کے لیے تیاری کرتے ہیں۔(التدوین فی اخبار قزوین ، ۱/۱۵۳)

جیسا کہ ہمارے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول تھا چنانچہ:

## صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا جذبہ

حضرتِ سَیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ''شعبان کا چاند نظر آتے ہی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تِلاوتِ قراٰنِ پاک کی طرف خوب مُتَوَجِّہ ہو جاتے، اپنے اَموال کی زکوٰۃ نکالتے تاکہ غربا و مساکین مسلمان ماہِ رَمضان کے روزوں کے لیے تیاری کر سکیں، حکام قیدیوں کو طَلَب کر کے جس پر ''حد''(یعنی شرعی سزا) جاری کرنا ہوتی اُس پر حد قائم کرتے، بَقِیّہ میں سے جن کو مناسب ہوتا اُنہیں آزاد کر دیتے، تاجر اپنے قرضے ادا کر دیتے، دوسروں سے اپنے قرضے وصول کر لیتے۔ (یوں ماہِ رَمَضانُ الْمبارَک سے پہلے ہی اپنے آپ کو فارِغ کر لیتے) اور رَمضان شریف کا چاند نظر آتے ہی غسل کر کے (بعض حضرات) اعتکاف میں بیٹھ جاتے۔'' (غُنْیَۃُ الطّالبین ج۱ ص۳۴۱)

اللہ اکبر! اے عاشقانِ رسول! کیسا وہ پاکیزہ دور تھا کہ شعبان آتے ہی ہر طرف عبادتوں کی بہاریں ہی بہاریں نظر آتی تھیں۔

## موجودہ مُسلمانوں کا جذبہ

اے عاشقانِ صحابہ! آپ دیکھیں اور غور کریں کہ پہلے کے مسلمانوں کو عبادت کا کس قَدَر ذَوق ہوتا تھا! مگر افسوس! آج کل کے مسلمانوں کو زیادہ تر حصولِ مال ہی کا شوق ہے۔ پہلے کے دینی سوچ رکھنے والے مسلمان برکت والے دنوں میں اللہ پاک کی زیادہ سے زیادہ عبادت کرکے اُس کا قرب حاصل کرنے کی کوششیں کرتے تھے اور آج کل کے مسلمان مُبارَک دنوں، خصوصاً ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک میں دنیا کی ذلیل دولت کمانے کی نئ نئ ترکیبیں سوچتے ہیں۔ اللہ پاک اپنے بندوں پر مہربان ہو کر نیکیوں کا اَجْر و ثواب خوب بڑھا دیتا ہے، لیکن دنیا کی دولت سے مَحَبَّت کرنے والے لوگ رَمَضَانُ الْمُبارَک میں اپنی چیزوں کا بھاؤ بڑھا کر غریب مسلمانوں کی پریشانیوں میں اضافہ کر دیتے ہیں۔ صد کروڑ افسوس! خیر خواہیِ مُسلمین کا جذبہ دم توڑتا نظر آرہا ہے!

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وقتِ دُعا ہے
اُمّت پہ تِری آ کے عَجَب وَقْت پڑا ہے

جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریبُ الغُرَبا ہے

فَریاد ہے اے کشتیِٔ اُمّت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

## ماہِ شعبان میں کیا ملتا ہے؟

اے عاشقانِ رسول! ماہِ شعبان کوئی عام مہینا نہیں ہے بلکہ اس کی ہر گھڑی رحمت بھری ہے جیسا کہ سرکارِ غوثِ اعظم شیخ عبدُ القادِر جیلانی حنبلی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الولی لفظ "شعبان" کے پانچ حروف: "ش، ع، ب، ا، ن" کے مُتعلِّق نقل فرماتے ہیں:

(۱)۔۔۔ش سے مراد "شَرف" یعنی بزرگی۔

(۲)۔۔۔ع سے مراد "علو" یعنی بلندی۔

(۳)۔۔۔ب سے مراد "بِر" یعنی اِحسان۔

(۴)۔۔۔ا سے مراد "اُلفت" یعنی محبت۔

(۵)۔۔۔ن سے مراد "نور" ہے۔

پس یہ تمام چیزیں الله تَعَالٰی اپنے بندوں کو اِس مہینے میں عطا فرماتا ہے، یہ وہ مہینا ہے جس میں نیکیوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، برکتوں کا نزول ہوتا ہے، خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اور گناہوں کا کَفارہ ادا کیا جاتا ہے، اور خیرُالْبَرِیَّہ، سَیِّدُ الْوَریٰ جنابِ محمدِ مُصطَفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کی جاتی ہے اور یہ نبیِّ مختار صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود بھیجنے کا مہینا ہے۔(غُنْیَةُ الطّالِبین ج۱ ص۳۴۱، ۳۴۲)

## (2)۔۔۔شعبان کس کا مہینا ہے؟

**سوال:** دوسرا سوال یہ ہے کہ: شعبان کس کا مہینا ہے؟

**جواب:** تو اس کا جواب دیتے ہوئے خود میرے اور آپ کے نبی، پیارے نبی، اچھے نبی، اللہ کے آخری نبی، محمدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

”شَعْبَانُ شَھْرِیْ وَرَمَضَانُ شَھْرُاللّٰہ“

یعنی شعبان میرا مہینا ہے اور رَمضان اللہ کا مہینا ہے۔

(اَلْجامِعُ الصَّغِیرلِلسُّیُوطی ص۳۰۱ حدیث۴۸۸۹)

سُبحٰنَ اللہ! ماہِ شعبانُ المُعظّم کی عظمتوں پر قربان! اِس کی فضیلت کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ ہمارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اسے ”میرا مہینا“ فرمایا۔

## شعبان آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مہینا ہے

اے عاشقانِ رسول! اس حدیثِ پاک سے پتا چلا کہ شعبان آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مہینا ہے۔ اگر میں آپ کو یہ کہوں کہ شعبان رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مہینا تو ہے ہی، مگر ان کے صدقے میرا اور آپ کا بھی مہینا ہے، یعنی شعبان میرا مہینا ہے، شعبان آپ کا مہینا ہے، شعبان مسلمانوں کا مہینا ہے، شعبان صدیقِ اکبر کا مہینا ہے، شعبان فاروقِ اعظم کا مہینا ہے، شعبان عثمانِ غنی کا مہینا ہے، شعبان مولی علی کا مہینا ہے، شعبان تمام صحابہؓ کرام کا مہینا ہے، شعبان جملہ اولیائے کرام کا مہینا ہے، اور ان سب کے صدقے شعبان ہمارا بھی مہینا ہے۔

## شعبان ہمارا بھی مہینا ہے

اگر آپ کہیں کہ شعبان ہمارا کیسے مہینا ہے؟ تو میں جواب دوں گا: کہ شعبان رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا مہینا ہے، اور اسی مہینے آیتِ درود نازل ہوئی، جیسا کہ شارح بخاری حضرت علامہ احمد بن محمد قَسطلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی (سالِ وفات ۹۲۳ھ) اور انہی کے حوالے سے حضرت شیخ شہاب الدین احمد بن حجازی علیہ رحمۃ اللہ القوی (سالِ وفات ۹۷۸ھ) اپنی کتاب "تُحْفَۃُ الْاِخْوَان" میں نقل فرماتے ہیں: بیشک شعبان کا مہینا نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر درود شریف پڑھنے کا مہینا ہے کہ آیت درود اِسی مہینے میں نازل ہوئی۔ (مواھبِ لدنیہ، ج۲، ص۵۰۶) (تحفۃ الاخوان ص۵۳)

آیتِ درود یہ ہے:

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (۵۶) (پ۲۲، الاحزاب، ۵۶)

**ترجمۂ کنز الایمان:** بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

اے عاشقانِ رسول! کیا آپ کو معلوم ہے کہ جب آیتِ درود نازل ہوئی تو اس کے بعد کیا ہوا؟ اگر نہیں معلوم تو سنئے:

صدر الافاضل مفتی **محمد نعیم الدین** مراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی **"تفسیر خزائن العرفان"** میں سورۂ احزاب کی آیت نمبر 43 کا شانِ نزول بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ جب آیت "اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىِٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ" نازل ہوئی تو حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کیا یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب آپ کو اللہ پاک کوئی فضل و شرف عطا فرماتا ہے تو ہم نیاز مندوں کو بھی آپ کے طفیل میں نوازتا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَ مَلٰٓىِٕكَتُهٗ لِیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِؕ وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا (۴۳)

**ترجمۂ کنز الایمان:** وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے کہ تمہیں اندھیریوں سے اجالے کی طرف نکالے اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے۔ (پ۲۲، الاحزاب:۴۳)

یعنی اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صدقے ہم گنہگاروں پر بھی درود بھیجنے کا مژدۂ جاں فزا سنایا ہے۔

پس آیت درود نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شان میں نازل ہوئی اور "هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَ مَلٰٓىِٕكَتُهٗ" ہماری تعریف میں نازل ہوئی، اور جس مہینے میں ہماری تعریف والی آیت نازل ہوئی ہے، تو کیا وہ مہینا ہماری خوشی کا مہینا نہیں ہے؟ یقیناً ہے لہٰذا شعبان ہمارا

بھی مہینا ہے،، شعبان تمام مسلمانوں کا مہینا ہے کیونکہ اس مہینے میں ہماری تعریف والی آیت جو نازل ہوئی ہے۔

## شعبان کو کیسے گزاریں؟

اور اب شعبان جب ہمارا مہینا ہے تو ہم اپنے اس مہینے کو کیسے گزاریں؟ تو اس کے لئے ہم رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سیرتِ طیبہ کو دیکھیں کہ ہمارے نبی، سچے نبی، اللہ کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنے مہینے کو کیسے گزارتے تھے چنانچہ:

حضرتِ سیّدُنا عبد اللہ بن ابی قیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے اُمُّ المؤمنین سَیِّدَتُنا عائِشہ صدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو فرماتے سنا: انبیا کے سرتاج، صاحب معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا پسندیدہ مہینا شعبانُ المُعَظَّم تھا کہ اس میں روزے رکھا کرتے پھر اسے رَمَضانُ المُبارَک سے ملا دیتے۔ (سُنَنِ ابوداوٗد ج۲ ص۴۷٦ حدیث ۲۴۳۱)

اے عاشقانِ رسول! لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے اس مہینے کو اللہ کی عبادت میں، ریاضت میں، نمازیں پڑھ کر، روزے رکھ کر، ذکر و اذکار کرکے، صدقہ و خیرات کرکے گزاریں۔ اور صحابہؓ کرام رضی اللہ عنھم کا عمل ہمارے سامنے ہے کہ وہ حضرات ماہِ شعبان کو کیسے گزارا کرتے تھے۔

## اس آیت میں دو باتیں

اے عاشقانِ رسول! امت کی تعریف میں نازل ہونے والی آیت اور آیتِ درود میں دو باتیں قابلِ غور ہیں:

(۱)۔۔۔پہلی بات یہ کہ آیتِ درود پہلے نازل ہوئی پھر اس کے بعد " هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ " والی آیت نازل ہوئی،اور آیتِ درود کا نمبر ۵۶ ہے جبکہ " هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ " والی آیت کا نمبر ۴۳ ہے حالانکہ جو پہلے نازل ہوئی اس کا نمبر ۴۳ ہونا چاہیے اور جو بعد میں نازل ہوئی اس کا نمبر ۵۶ ہونا چاہیے، مگر معاملہ ایسا نہیں بلکہ پہلے نازل ہونے والی آیتِ درود کا نمبر ۵۶ اور بعد میں نازل ہونے والی آیت کا نمبر ۴۳ رکھا گیا،اس میں کیا حکمت ہے؟ تو سنیئے اس میں حکمت یہ ہے کہ جس طرح نبی کا مقام و مرتبہ تمام امتیوں سے بڑا ہوتا ہے اسی طرح نبی کی فضیلت والی آیت کا نمبر بھی بڑا رکھا گیا تاکہ کوئی نبی کو اپنے برابر نہ سمجھ بیٹھے۔

(۲)۔۔۔اور دوسری بات یہ کہ اللہ پاک نے حضرتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عرض کرنے کی وجہ سے اور اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صدقے درود بھیجنے کا سبب بھی بیان فرمایا چنانچہ ارشاد ہوا:

هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَ مَلٰٓئِکَتُهٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ۔

**ترجمۂ کنز الایمان:** وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے کہ تمہیں اندھیریوں سے اجالے کی طرف نکالے۔

اور اس کے بعد بطورِ انعام فرمایا:

وَ کَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا(۴۳)

**ترجمۂ کنز الایمان:** اور اللہ مسلمانوں پر مہربان ہے۔

اللہ اکبر! اپنے محبوب ﷺ کی امت پر کیسی کرم نوازیاں ہیں، پیارے اسلامی بھائیو! ذرارب کے لطف و کرم پر غور تو کیجیئے درود کے ساتھ ساتھ رحمت کی بھیک بھی عطا فرمائی، اور ایک ہم ہیں کہ اس رب کی رات دن نافرمانیاں کرتے ہیں۔ اللہ اللہ

## (3)۔۔۔شبِ براءت کیا ہے؟

**سوال**: شبِ براءت کیا ہے؟

**جواب**: شب کا معنیٰ کے رات اور براءت کا معنیٰ ہے چھٹکارا، لہٰذا شبِ براءت کا معنیٰ ہوا "چھٹکارے کی رات"، اب یہاں پر ایک سوال ہوتا ہے کہ یہ رات کس چیز سے چھٹکارے کی رات ہے؟

مصیبتوں سے چھٹکارے کی، یا پریشانیوں سے چھٹکارے کی، آفت و بیماری سے چھٹکارے کی یا دکھ، درد سے چھٹکارے کی، آخر یہ کس چیز سے چھٹکارے کی رات ہے؟

محترم اسلامی بھائیو! اس سوال کا جواب یہ ہے کہ یہ رات اس چیز سے چھٹکارے کی رات ہے جس کی آفت بہت بڑی ہے، جس کا شکار شخص ہر خوشی وراحت بھول جاتا ہے، جس کی تکلیف نہ ختم ہونے والی ہے، بندے کے پاس بیماری آتی ہے، ایک وقت کے بعد چلی جاتی ہے، پریشانی آتی ہے، کچھ دنوں کے بعد چلی جاتی ہے، دکھ آتے ہیں کچھ عرصے کے بعد ختم ہو جاتے ہیں، لیکن وہ چیز، جس چیز سے چھٹکارے اور نجات پانے کی آج کی رات ہے وہ جہنم کی آگ ہے، جہنم کا عذاب ہے۔ کہ جس کا ختم ہونا ہے ہی نہیں۔

## جہنم کی ہولناکیاں

اے عاشقانِ رسول! جہنم کا عذاب بہت سخت ہے چنانچہ: طبرانی نے اوسط میں روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام ایسے وقت میں تشریف لائے کہ اس وقت میں اس سے قبل کسی وقت میں نہیں آتے تھے، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کھڑے ہوگئے اور فرمایا: جبریل! کیا بات ہے؟ میں تم کو متغیر دیکھ رہا ہوں؟ جبریل نے عرض کی: میں اس وقت آپ کے پاس آیا ہوں جبکہ اللہ تَعَالٰی نے جہنم کو دہکا دینے کا حکم دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: جبریل! مجھے اس آگ یا جہنم کے بارے میں بتلاؤ! جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی کہ اللہ تَعَالٰی نے "جہنم" کو حکم دیا اور اس میں ایک ہزار سال تک آگ دہکائی گئی یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی، پھر اسے ہزار سال تک دہکایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی، پھر اسے حکمِ خداوندی سے ہزار سال تک اور بھڑکایا گیا، یہاں تک کہ وہ بالکل سیاہ ہوگئی، اب وہ سیاہ اور تاریک ہے، نہ اس میں چنگاری روشن ہوتی ہے اور نہ ہی اس کا بھڑکنا ختم ہوتا ہے اور نہ اس کے شعلے بجھتے ہیں۔

اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو نبیٔ برحق بنا کر مبعوث فرمایا ہے، اگر سوئی کے ناکے کے برابر بھی جہنم کو کھول دیا جائے تو تمام اہلِ زمین فنا ہو جائیں، اور قسم ہے! اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، اگر جہنم کے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ دنیا والوں پر ظاہر ہو جائے تو زمین کی تمام مخلوق اس کی بدصورتی اور بدبو کی وجہ سے ہلاک ہو جائے، اور قسم ہے! اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث

فرمایا، اگر جہنم کے زنجیروں کا ایک حلقہ ”جس کا اللہ تَعَالٰی نے قرآنِ کریم میں ذکر کیا ہے “دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں اور وہ حلقہ ” تَحْتُ الثَّرٰی“ میں جا ٹھہرے، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے یہ سنکر فرمایا: بس جبریل بس! اتنا تذکرہ ہی کافی ہے، میرے لئے یہ بات انتہائی پریشان کن ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ تب حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جبریل کو دیکھا! وہ رو رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: جبریل! تم کیوں روتے ہو حالانکہ تمہارا تو اللہ کے یہاں بہت بڑا مقام ہے۔ جبریل نے کہا: میں کیوں نہ رؤوں؟ میں ہی رونے کا زیادہ حقدار ہوں، کیا خبر علم خدا میں میرا اس مقام کے علاوہ کوئی اور مقام ہو! کیا خبر کہیں مجھے اِبلیس کی طرح نہ آزمایا جائے! وہ بھی تو فرشتوں میں رہتا تھا! اور کیا خبر مجھے ہاروت و ماروت کی طرح آزمائش میں نہ ڈال دیا جائے! تب حضور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور جبریل عَلَیْہِ السَّلَام دونوں اَشکبار ہو گئے اور یہ اَشکباری برابر جاری رہی یہاں تک کہ آواز آئی: ”اے جبریل! اے محمد! اللہ تَعَالٰی نے تم دونوں کو اپنی نافرمانی سے محفوظ کر لیا ہے “پس اس کے بعد جبریل عَلَیْہِ السَّلَام آسمانوں کی طرف پرواز کر گئے۔ (المعجم الاوسط، ۲/۷۸، الحدیث ۲۵۸۳)

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپنے جہنم کا عذاب کس قدر سخت ہے اللہ پاک ہمیں اپنی پناہ میں رکھے، یقیناً کامیاب وہ شخص ہے جو جہنم کے عذاب سے بچ کر جنت میں داخل ہو جائے جیسا کہ قرآنِ عظیم کے پارہ چار سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر ۱۸۵، میں ہمارا ربِّ کریم ارشاد فرماتا ہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ (۱۸۵)

**ترجمۂ کنزالایمان:** ہر جان کو موت چکھنی ہے اور تمہارے بدلے تو قیامت ہی کو پورے ملیں گے جو آگ سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچا اور دنیا کی زندگی تو یہی دھوکے کا مال ہے۔ (پ۴، آل عمران، ۱۸۵)

لہٰذا شبِ براءت کیا ہے؟ شبِ براءت جہنم کی آگ سے بچنے کی رات ہے، اس سے چھٹکارے کی رات ہے۔ نجات کی رات ہے۔

## فرشتوں کی عید

اے عاشقانِ رسول! شبِ براءت کیا ہے؟ شبِ براءت فرشتوں کی عید ہے چنانچہ: حضرت سیّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: کہا گیا ہے کہ آسمان کے فرشتوں کے لئے دو راتیں عید اور خوشی کی ہیں جیسے دنیا میں مسلمانوں کے لئے دو عید کے دن ہیں، (۱)۔۔۔پندرہ شعبان کی رات اور (۲)۔۔۔ لیلۃُ القدر۔

(مکاشفۃ القلوب، ص ۳۰۳)

## جنت سنواری جاتی ہے

حضرتِ کعب الاحبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک شعبان کی پندرہویں رات حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو جنت کی طرف بھیجتا ہے، وہ جنت کو آراستہ ہونے کا حکم دیتے ہیں اور فرماتے ہیں: اللہ پاک نے تیری اِس رات میں آسمانوں کے ستاروں،

دنیاوی دِنوں اور راتوں، درختوں کے پتوں، پہاڑوں کے وزن اور ریت کے ذرّوں کے برابر لوگوں کو جہنم سے آزاد فرمادیا ہے۔ (ماذا فی شعبان، ص۸۷)

صفِ ماتم اُٹھے خالی ہو زنداں ٹوٹیں زنجیریں
گنہگارو چلو مولیٰ نے در کھولا ہے جنّت کا

## (4)۔۔۔شبِ براءت کیوں عطا کی گئی؟

**سوال:** اگر آپ یہ سوال کریں کہ شبِ براءت اللہ تعالی نے مسلمانوں کو کیوں دیا؟ اس کی کیا وجہ ہے؟

**جواب:** تو میں آپ کو جواب دوں گا کہ اللہ پاک نے ہمیں یہ رات اپنی بخشش و مغفرت کروانے کے لئے عطا کی ہے، اور یہ بھی اللہ پاک کا ہم پر احسان و کرم ہے ورنہ آپ پچھلی امتوں کے حالات پڑھیں، ان کے حالات و واقعات سے یہ بات صاف طور پر واضح ہے کہ پچھلی امتیں جب کوئی گناہ کرتیں ان پر اللہ کا عذاب آجایا کرتا تھا، جس کی بنا پر وہ امتیں ہلاک ہو جاتیں، کسی امت کے ساتھ تو یہ انداز تھا کہ رات میں کوئی گناہ کرتا، صبح اس کے دروازے پر لکھ جاتا "فلاں نے فلاں گناہ کیا ہے" اللہ اکبر! گرفت کا یہ عالم تھا، عذاب کا یہ عالم تھا، گناہوں کا بدلہ ہاتھوں ہاتھ دیا جاتا تھا۔

مگر جب اس دنیا میں رحمۃ للعالمین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تشریف لائے، تو گنہگاروں کی عید ہو گئی، عذاب کی جگہ رحمت اترنے لگی، ربِّ کائنات نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے امتیوں کو گناہ دھونے کے کئی اسباب عطا فرمائے، پس گناہوں کی بخشش و مغفرت کے لئے سال

میں کبھی شبِ معراج آتی ہے تو کبھی شبِ براءت آتی ہے، کبھی شبِ رمضان آتی ہے اور کبھی شبِ قدر آتی ہے تو کبھی شبِ عید آتی ہے۔اور ہفتے میں شبِ جمعہ آتی ہے اور ایک آن یا ایک لمحہ نہیں بلکہ ساری رات انوار و تجلیات کی بارشیں ہوتی رہتی ہیں، بلکہ یہ بارشیں ہر رات کے آخری تہائی حصے میں ہوتی رہتی ہیں چنانچہ:

## شَبِ جمعہ کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک ہر جمعہ کی رات کے شروع سے لے کر آخر تک اور ہر رات کے آخری تہائی حصہ میں دنیا کے آسمان پر تَجَلِّی فرماتا ہے اور فرشتے کو حکم دیتا ہے، جو یہ اِعلان کرتا ہے:

(۱)۔۔۔ہے کوئی مانگنے والا کہ میں اُس کو عطا کروں۔

(۲)۔۔۔ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ میں اُس کی توبہ قبول کروں۔

(۳)۔۔۔ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ میں اُس کو بخش دوں۔

(۴)۔۔۔اے نیکی چاہنے والے! (نیکی کے کام میں) جلدی کر۔

(۵)۔۔۔اور اے گناہ کے چاہنے والے (گناہ کرنے سے) باز آجا۔

(کتاب النزول للدارقطنی، ذکر الراویۃ عن امیر المؤمنین علی...الخ، صفحہ:۹۲، حدیث:۳)

اللہ اکبر! اس امت پر اللہ پاک کی کیسی کرم نوازیاں ہیں، سال میں، مہینے میں، ہفتے میں، بلکہ روزانہ کی بنیاد پر ایسے اسباب پیدا فرما دیا تا کہ کوئی بھی محروم نہ رہے۔

کر لے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

اللہ اکبر! اللہ تبارک و تعالی کی ہم گنہگاروں سے کیسی محبت، اور کیسی عنایتیں!

اللہ! اللہ! اور شبِ براءت کی فضیلت کے کیا کہنے چنانچہ:

## شبِ براءت کی فضیلت

حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ نبیِّ کریم، رء ُوفٌ رَّحیم عَلَیْهِ اَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِیْم کا فرمانِ عظیم ہے: جب پندرَہ شعبان کی رات آئے تو اس میں قیام (یعنی عبادت) کرو اور دن میں روزہ رکھو۔ بے شک اللہ تعَالٰی غروب آفتاب سے آسمانِ دنیا پر خاص تجلّی فرماتا اور کہتا ہے:

(۱)۔۔۔ہے کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا کہ اُسے بخش دوں!

(۲)۔۔۔ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ اُسے روزی دوں!

(۳)۔۔۔ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اُسے عافیت عطا کروں!

(۴)۔۔۔ہے کوئی ایسا! ہے کوئی ایسا! اور یہ اُس وَقت تک فرماتا ہے کہ فجر طلوع ہو جائے۔" (سُنَنِ اِبن ماجہ ج۲ ص۱۶۰ حدیث ۱۳۸۸)

## شبِ رمضان کی فضیلت

اسی طرح شبِ رمضان میں بھی اللہ تبارک و تعالی کی عنایتیں اور رحمتیں گنہگار کو مل رہی ہوتی ہیں چنانچہ: حضرتِ سَیِّدُنا جابِر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے کہ رَحمتِ عالَمیان، سلطانِ دوجہان شَہَنْشاہِ کون ومکان، حبیبِ رحمن عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ذی شان ہے:"میری اُمّت کو ماہِ رَمَضان میں پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی علیہ السلام کو نہ ملیں: ان پانچ میں سے سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ جب رَمَضانُ الْمبارَک کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ پاک ان کی طرف رَحمت کی نَظَر فرماتا ہے اور جس کی طرف اللہ پاک نَظَرِ رَحمت فرمائے اُسے کبھی بھی عذاب نہ دے گا۔ (التَّرغیب وَالترَّھیب ج ۲ ص ۵۶ حدیث ۷)

## رمضان کی ہر رات کی فضیلت

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہ ذیشان، مکّی مَدَنی سلطان، رحمتِ عالمیان، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے، "رَمَضان شریف کی ہر شب آسمانوں میں صُبحِ صادِق تک ایک مُنادِی یہ نِدا کرتا ہے:

(۱)۔۔۔اے اچھّائی مانگنے والے! مکمَّل کر (یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف آگے بڑھ) اور خوش ہو جا۔

(۲)۔۔۔اور اے شریر! شَر سے باز آجا اور عِبرت حاصِل کر۔

(۳)۔۔۔ہے کوئی مغفِرت کا طالِب! کہ اُس کی طَلَب پُوری کی جائے۔

(۴)۔۔۔ہے کوئی توبہ کرنے والا! کہ اُس کی توبہ قَبول کی جائے۔

(۵)۔۔۔ہے کوئی دُعاء مانگنے والا! کہ اُس کی دُعا قبول کی جائے۔

(٦)۔۔۔ہے کوئی سائل! کہ اُس کا سُوال پورا کیا جائے۔

اللہ تعالٰی رَمَضانُ الْمبارَک کی ہر شب میں اِفطار کے وَقت ساٹھ ہزار گُناہگاروں کو دوزخ سے آزاد فرمادیتا ہے۔اور عید کے دِن سارے مہینے کے برابر گُناہگاروں کی بخشش کی جاتی ہے۔ (اَلدُّرالْمَنْثُور ج ا ص ١٤٦)

## شبِ قدر کی فضیلت

بخاری شریف کی حدیث میں ہے، "جس نے اِس رات (یعنی شبِ قدر) میں ایمان اور اِخلاص کے ساتھ قِیام کیا تو اِس کے عمر بھر کے گُزشتہ گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (صحیح بُخاری ج ا ص ٦٦٠ حدیث ٢٠١٤)

اے عاشقانِ رسول! خُدائے رَحمٰن اپنے محبوبِ ذیشاں، رَحمتِ عالَمِیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اُمَّت پر کس قَدْر مہربان ہے اور اُس نے ہم غُلاموں پر ہمارے آقا، نبیِّ آخِرُ الزّمان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صَدقے کِس قَدَر عظیم الشان اِحسان فرمایا کہ اگر شبِ قَدْر میں عِبادت کرلیں تو ایک ہزار مہینے سے بھی زیادہ کی عِبادت کا ثواب پالیں۔ مگر آہ! ہمیں شَبِ قَدْر کی قَدْر کہاں!

## رمضان کی آخری رات کی فضیلت

حضرتِ سَیِّدُنا جابِر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رَحمتِ عالَمیان، سلطانِ دوجہان شَہَنْشاہِ کون ومکان، حبیبِ رحمن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ذِی شان ہے: جب ماہِ رَمَضان کی آخِری رات آتی ہے تو اللہ پاک سب کی مغفرت

فرما دیتا ہے۔ قوم میں سے ایک شَخص نے کھڑے ہو کر عرض کی، یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کیا یہ لَیۡلَۃُ الۡقَدۡر ہے ؟ارشاد فرمایا: "نہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ مزدور جب اپنے کاموں سے فارِغ ہو جاتے ہیں تو انہیں اُجرت دی جاتی ہے۔"

(اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج ۲ ص ۵۶ حدیث ۷)

## شبِ عید کی فضیلت

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عبَّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک رِوایَت میں یہ بھی ہے : جب عیدُ الفِطر کی مبارَک رات تشریف لاتی ہے تو اِسے "لَیۡلَۃُ الۡجَائِزَۃ" یعنی "اِنعام کی رات" کے نام سے پُکارا جاتا ہے۔ جب عید کی صُبح ہوتی ہے تو اللہ پاک اپنے مَعصُوم فِرشتوں کو تمام شَہروں میں بھیجتا ہے، چُنانچِہ وہ فِرشتے زمین پر تشریف لا کر سب گَلیوں اور راہوں کے سِروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور اِس طرح نِدا دیتے ہیں، "اے اُمَّتِ مُحمّد! صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُس ربِّ کریم کی بارگاہ کی طرف چلو! جَو بَہُت ہی زیادہ عطا کرنے والا اور بڑے سے بڑا گُناہ مُعاف فرمانے والا ہے"۔ پھر اللہ پاک اپنے بندوں سے یُوں مُخاطِب ہوتا ہے: "اے میرے بندو! مانگو! کیا مانگتے ہو؟ میری عِزّت وجَلال کی قَسم! آج کے روز اِس (نَمازِ عِید کے) اِجتِماع میں اپنی آخِرت کے بارے میں جو کچھ سُوال کرو گے وہ پُورا کروں گا اور جو کچھ دنیا کے بارے میں مانگو گے اُس میں تمہاری بَھلائی کی طرف نَظَر فرماؤں گا (یعنی اِس مُعاملہ میں وہ کروں گا جس میں تمہاری بِہتری ہو) میری عِزّت کی قَسم! جب تک تم میرا لحاظ رکھو گے میں بھی تمہاری خطاؤں پر

پَردہ پوشی فرماتا رہوں گا۔ میری عِزّت وجلال کی قَسم! میں تمہیں حَد سے بڑھنے والوں (یعنی مُجرِموں) کے ساتھ رُسوانہ کروں گا۔ بس اپنے گھروں کی طرف مَغْفِرت یافتہ لَوٹ جاؤ۔ تم نے مجھے راضی کردیا اور میں بھی تم سے راضی ہوگیا۔"

(اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب ج۲ص۶۰ حدیث۲۳)

## جاگنے والی پانچ راتیں

حضرتِ سَیِّدُنا مُعَاذبِن جَبَل رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے مَروی ہے، فرماتے ہیں، جو پانچ راتوں میں شبِ بیداری کرے اُس کے لئے جَنَّت واجِب ہوجاتی ہے۔ ذِی الْحِجّہ شریف کی آٹھویں ۸، نویں ۹ اور دسویں رات (اِس طرح تین راتیں تو یہ ہوئیں) اور چوتھی عِیدُالفِطر کی رات، پانچویں شَعْبانُ الْمُعَظَّم کی پندرہویں رات (یعنی شبِ بَرَاءَت)۔

(اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب ج۲ص۹۸ حدیث۲)

## (5)۔۔۔شبِ براءت میں کیا ہوتا ہے؟

**سوال:** اے عاشقانِ رسول! شبِ براءت کے تعلق سے ایک سوال یہ بھی بنتا ہے کہ آخرِ شبِ براءت میں کیا ہوتا ہے؟

**جواب:** لہٰذا اس سوال کا جواب بھی سنتے چلیئے کہ شبِ بَرَاءَت میں اعمال نامے تبدیل ہوتے ہیں چنانچہ:

## لوگ اس سے غافل ہیں

حضرتِ سیِّدُنا اُسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی:

یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں دیکھتا ہوں کہ جس طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شعبان میں روزے رکھتے ہیں اِس طرح کسی بھی مہینے میں نہیں رکھتے؟ فرمایا: رَجب اور رَمضان کے بیچ میں یہ مہینا ہے، لوگ اِس سے غافل ہیں، اِس میں لوگوں کے اَعمال اللّٰہُ ربُّ الْعٰلَمِین کی طرف اُٹھائے جاتے ہیں اور مجھے یہ محبوب (پسند) ہے کہ میرا عمل اِس حال میں اُٹھایا جائے کہ میں روزہ دار ہوں۔ (سُنَن نَسائی ص۳۸۷حدیث ۲۳۵۴)

## مرنے والوں کی فہرس بنانے کا مہینا

حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پورے شعبان کے روزے رکھا کرتے تھے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیا سب مہینوں میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نزدیک زیادہ پسندیدہ شعبان کے روزے رکھنا ہے؟ تو محبوبِ ربُّ العِباد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ اس سال مرنے والی ہر جان کو لکھ دیتا ہے اور مجھے یہ پسند ہے کہ میرا وَقْتِ رخصت آئے اور میں روزہ دار ہوں۔
(مُسْنَدُ اَبِی یَعْلٰی ج۴ ص۲۷۷ حدیث ۴۸۹۰)

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے کہ شبِ براءت میں کیا ہوتا ہے، لہٰذا ممکن ہو تو ۱۴ شَعبانُ الْمُعَظَّم کو بھی روزہ رکھ لیا جائے تاکہ اَعمال نامے کے آخری دن میں بھی روزہ ہو۔ ۱۴ شعبان کو عصر کی نماز باجماعت پڑھ کر وَہیں نفل اعتکاف کر لیا جائے اور نمازِ مغرب کے انتِظار کی نیت سے مسجد ہی میں ٹھہرا جائے تاکہ اعمال نامہ تبدیل ہونے

کے آخری لمحات میں مسجِد کی حاضِری، اعتکاف اور انتظارِ نماز وغیرہ کا ثواب لکھا جائے۔ بلکہ زہے نصیب! ساری ہی رات عبادت میں گزاری جائے۔

حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ نبیِّ کریم، رء وفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کا فرمانِ عظیم ہے: جب پندرَہ شعبان کی رات آئے تو اس میں قیام (یعنی عبادت) کرو اور دن میں روزہ رکھو۔ بے شک اللہ تعالٰی غروبِ آفتاب سے آسمانِ دنیا پر خاص تجلّی فرماتا اور کہتا ہے: "ہے کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا کہ اُسے بخش دوں! ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ اُسے روزی دوں! ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اُسے عافیت عطا کروں! ہے کوئی ایسا! ہے کوئی ایسا! اور یہ اُس وَقت تک فرماتا ہے کہ فجر طلوع ہو جائے۔" (سُنَنِ اِبن ماجہ ج۲ص۱۶۰حدیث۱۳۸۸)

پیارے اسلامی بھائیو! پندرہ شَعْبانُ الْمُعَظَّم کی رات کتنی نازُک ہے! نہ جانے کس کی قسمت میں کیا لکھ دیا جائے! بعض اوقات بندہ غفلت میں پڑا رَہ جاتا ہے اور اُس کے بارے میں کچھ کا کچھ ہو چکا ہوتا ہے۔ "غُنْیَۃُ الطّالِبِین" میں ہے: بہت سے کفن دُھل کر تیار رکھے ہوتے ہیں مگر کفن پہننے والے بازاروں میں گھوم پھر رہے ہوتے ہیں، کافی لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کی قبریں کھودی جاچکی ہوتی ہیں مگر اُن میں دَفن ہونے والے خوشیوں میں مَست ہوتے ہیں، بعض لوگ ہنس رہے ہوتے ہیں حالانکہ اُن کی موت کا وَقت قریب آچکا ہوتا ہے۔ کئی مکانات کی تعمیرات کا کام پورا ہو گیا ہوتا ہے مگر ساتھ ہی ان کے مالکان کی زندگی کا وَقت بھی پورا ہو چکا ہوتا ہے۔ (غُنْیَۃُ الطّالِبِین ج۱ص۳۴۸)

آگاہ اپنی موت سے کوئی بَشَر نہیں
سامان سو برس کا ہے پَل کی خبر نہیں

## (6)۔۔۔شبِ براءت میں کتنوں کی بخشش ہوتی ہے؟

اے عاشقانِ رسول! یقیناً شبِ براءت رحمت والی، برکت والی، بخشش والی مغفرت دلوانے والی رات ہے۔

### بکریوں کے بال برابر

**سوال:** لیکن کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس رات میں کتنوں کی بخشش ہوتی ہے؟

**جواب:** اس کا اندازہ اس حدیث سے لگایئے چنانچہ: حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے رِوایت ہے، حضور سراپا نور، فیض گنجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل (عَلَیْہِ السَّلَام) آئے اور کہا: شعبان کی پندرَہویں رات ہے، اس میں اللہ تَعَالٰی جہنَّم سے اِتنوں کو آزاد فرماتا ہے جتنے بنی کَلْب کی بکریوں کے بال ہیں۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ ص۳۸۴ حدیث ۳۸۳۷)

کِتابوں میں لکھا ہے: "قبیلۂ بنی کلب" قبائلِ عرب میں سب سے زیادہ بکریاں پالتا تھا۔ (مرقاۃ ج۳ ص۳۷۵)

اللہ اکبر! اے عاشقانِ رسول! آپ اندازہ لگائیں ایک بکری کے جسم میں کتنے بال ہوتے ہیں؟ کوئی اس کی گنتی بتا سکتا ہی نہیں، جب اس کا شمار مشکل ہے تو بنو کلب کی

لاکھوں بکریوں کے بالوں کا شمار کیسے ہو سکتا ہے؟ پس اس رات اللہ پاک کی رحمتیں، اللہ کی برکتیں، اللہ کی مغفرتیں چھما چھم برس رہی ہوتی ہیں۔

حضرتِ سَیِّدُنا کثیر بن مرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ تاجدارِ رِسالت، سراپا رَحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ پاک شعبان کی پندرَہویں شب میں تمام زمین والوں کو بخش دیتا ہے سوائے مشرک اور عداوت والے کے۔

(شُعَبُ الْاِیمان ج۳ص۳۸۱حدیث۳۸۳۰)

## (7)۔۔۔کن لوگوں کی بخشش نہیں ہوتی ہے؟

پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! شبِ بَرَاءَت بے حد اَہم رات ہے، کسی صورت سے بھی اسے غفلت میں نہ گزارا جائے، اِس رات رَحمتوں کی خوب برسات ہوتی ہے۔ اِس مبارَک رات میں اللہ تبارَک وَتعالیٰ "بنی کلب" کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کو جہنَّم سے آزاد فرماتا ہے۔

آہ! کچھ بدنصیب ایسے بھی ہیں جن پر شبِ بَرَاءَت یعنی چھٹکارا پانے کی رات بھی نہ بخشے جانے کی وَعید ہے۔

**سوال:** لیکن کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس عظیم رات میں کن کن لوگوں کو نہیں بخشا جاتا؟

**جواب:** چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا امام بیہقی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی ''فَضائِلُ الْاوقات ''میں نقل کرتے ہیں: رسولِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: چھ آدمیوں کی اس رات بھی بخشش نہیں ہو گی:

(۱)۔۔۔ شراب کا عادی۔ (۲)۔۔۔ماں باپ کا نافرمان۔ (۳)۔۔۔ زِنا کا عادی۔ (۴)۔۔۔ قَطعِ تعلق کرنے والا۔ (۵)۔۔۔ تصویر بنانے والا۔ اور (۶)۔۔۔ چغل خور۔ (فضائل الاوقات ج۱ ص۱۳۰ حدیث ۲۷)

اِسی طرح کاہن، جادو گر، تکبُّر کے ساتھ پاجامہ یا تہبند ٹخنوں کے نیچے لٹکانے والے اور کسی مسلمان سے بلا اجازت شرعی بغض و کینہ رکھنے والے پر بھی اِس رات مغفِرت کی سعادت سے محرومی کی وعید ہے، چنانچہ تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ بیان کردہ گناہوں میں سے اگر مَعَاذَ اللّٰہ کسی گناہ میں ملوث ہوں تو وہ بالخصوص اُس گناہ سے اور بالعموم ہر گناہ سے شبِ بَرَاءت کے آنے سے پہلے بلکہ آج اور ابھی سچی توبہ کر لیں، اور اگر بندوں کی حق تلفیاں کی ہیں تو توبہ کے ساتھ ساتھ ان کی مُعافی تلافی کی ترکیب فرما لیں۔

## (8)۔۔۔سال بھر جادو سے بچنے کا کیا عمل ہے؟

شعبان کے مہینے کی پندرہویں رات کا ایک عمل ایسا ہے جس کے کرنے سے سال بھر جادو سے بچا جا سکتا ہے چنانچہ: دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ ۱۶۶ صفحات پر مشتمل کتاب، ''اسلامی زندَگی'' صَفْحہ ۱۳۵ پر ہے:

اگر اس رات (یعنی شبِ براءَت) سات پتے بیری (یعنی بیر کے دَرخت) کے پانی میں جوش دے کر (جب پانی نہانے کے قابل ہو جائے تو) غسل کرے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْعَزِیْز تمام سال جادو کے اثر سے محفوظ رہے گا۔ (اسلامی زندگی ص ۱۳۵)

## (9)۔۔۔شبِ براءت میں آتش بازی کے متعلق کیا حکم ہے؟

پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُلِلّٰہ شبِ براءَت جہنَّم کی آگ سے "بَراءَت" یعنی چھٹکارا پانے کی رات ہے، مگر صد کروڑ افسوس! مسلمانوں کی ایک تعداد آگ سے چھٹکارا حاصل کرنے کے بجائے خود پیسے خرچ کرکے اپنے لئے آگ یعنی آتشبازِی کا سامان خریدتی اور خوب پٹاخے وغیرہ چھوڑ کر اِس مقدّس رات کا تقدُّس پامال کرتی ہے۔ مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الحنّان اپنی مختصر کتاب "اسلامی زندگی" میں فرماتے ہیں: "اس رات کو گناہ میں گزارنا بڑی محرومی کی بات ہے آتشبازی کے متعلق مشہور یہ ہے کہ یہ نمرود بادشاہ نے ایجاد کی جبکہ اس نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو آگ میں ڈالا اور آگ گلزار ہو گئی تو اُس کے آدمیوں نے آگ کے اَنار بھر کر ان میں آگ لگا کر حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی طرف پھینکے۔" (اسلامی زندگی ص ۷٦)

افسوس! شبِ براءت میں "آتَشبازی" کی ناپاک رسم اب مسلمانوں کے اندر زور پکڑتی جارہی ہے۔ "اسلامی زندگی" میں ہے: مسلمانوں کا لاکھوں روپیہ سالانہ اس رسم میں برباد ہو جاتا ہے اور ہر سال خبریں آتی ہیں کہ فلاں جگہ اِتنے گھر آتَشبازی سے

جَل گئے اور اتنے آدمی جل کر مر گئے۔ اس میں جان کا خطرہ، مال کی بربادی اور مکانوں میں آگ لگنے کا اندیشہ ہے، (نیز) اپنے مال میں اپنے ہاتھ سے آگ لگانا اور پھر خدا تعالیٰ کی نافرمانی کا وبال سر پر ڈالنا ہے، خدا کیلئے اس بیہودہ اور حرام کام سے بچو، اپنے بچّوں اور قرابت داروں کو روکو، جہاں آوارہ بچے یہ کھیل کھیل رہے ہوں وہاں تماشا دیکھنے کیلئے بھی نہ جاؤ۔ شبِ براءَت کی مُرَوَّجہ آتش بازی کا چھوڑنا بلاشک اِسراف اور فضول خرچی ہے لہٰذا اِس کا ناجائز و حرام ہونا اور اسی طرح آتش بازی کا بنانا اور بیچنا خریدنا سب شرعاً ممنوع ہیں۔ (فتاوی اجملیہ ج۴ ص۵۲)

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: آتشبازی جس طرح شادیوں اور شبِ براءَت میں رائج ہے بیشک حرام اور پورا جرم ہے کہ اس میں تضییع مال (تض۔ یِی۔ عِ۔ مال یعنی مال کا ضائع کرنا) ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۲۳ ص۲۷۹)

تجھ کو شعبانِ معظّم کا خدایا واسِطہ
بخش دے ربِّ محمد تو مری ہر اک خطا

شبِ براءَت میں عبادت کا جذبہ بڑھانے، اِس مقدّس رات میں خود کو آتَش بازی اور دیگر گناہوں سے بچانے نیز اپنے آپ کو باکردار مسلمان بنانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیے،

ہر ماہ کم از کم تین دن کے لئے عاشقانِ رسول کے ہمراہ ''قافِلے ''میں سنّتوں بھرا سفر اختیار کیجئے۔

## (10)۔۔۔قبرستان میں حاضری دینے کا طریقہ

اے عاشقانِ رسول! شبِ براءت میں کثیر مسلمان اپنے مرحومین کی قبروں پر جاکر فاتحہ و ایصالِ ثواب کی ترکیب کرتے ہیں اور یہ ایک اچھا کام ہے لہٰذا قبرستان میں حاضری دینے کا طریقہ بھی سیکھ لیتے ہیں۔

(۱)۔۔۔(ولیُّ اللہ کے مزار شریف یا) کسی بھی مسلمان کی قَبْر کی زیارت کو جانا چاہے تو مُستَحَب یہ ہے کہ پہلے اپنے مکان پر (غیرِ مکروہ وقت میں) دو رَکْعَت نَفْل پڑھے، ہر رَکْعَت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد ایک بار اٰیَۃُ الْکُرْسِی اور تین بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھے اور اس نماز کا ثواب صاحبِ قَبْر کو پہنچائے، اللہ تَعَالٰی اُس فوت شدہ بندے کی قَبْر میں نور پیدا کرے گا اور اِس (ثواب پہنچانے والے) شخص کو بَہُت زیادہ ثواب عطا فرمائے گا۔ (فتاوٰی عالمگیری ج۵ ص۳۵۰)

(۲)۔۔۔قبرستان میں اُس عام راستے سے جائے، جہاں ماضی میں کبھی بھی مسلمانوں کی قبریں نہ تھیں، جو راستہ نیا بنا ہوا ہو اُس پر نہ چلے۔ ''رَدُّالْمُحتار'' میں ہے:

(قبرستان میں قبریں پاٹ کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا حرام ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج۱ ص۶۱۲)

بلکہ نئے راستے کا صِرف گمانِ غالب ہو تب بھی اُس پر چلنا ناجائز و گناہ ہے۔

(دُرِّمُختار ج۳ ص۱۸۳)

(۳)۔۔۔زیارتِ قبر میّت کے مُوَاجَهَه میں (یعنی چہرے کے سامنے) کھڑے ہو کر ہو اور اس (یعنی قبر والے) کی پائنتی (پا۔ اِن۔ تِی یعنی قدموں) کی طرف سے جائے کہ اس کی نگاہ کے سامنے ہو، سرہانے سے نہ آئے کہ اُسے سر اُٹھا کر دیکھنا پڑے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۹ ص ۵۳۲)

(۴)۔۔۔قبرستان میں اِس طرح کھڑے ہوں کہ قبلے کی طرف پیٹھ اور قبر والوں کے چِہروں کی طرف منہ ہو اس کے بعد کہئے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔

ترجمہ: اے قَبْر والو! تم پر سلام ہو، اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آ گئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔ (فتاوٰی عالمگیری ج۵ ص ۳۵۰)

(۵)۔۔۔جو قبرستان میں داخِل ہو کر یہ کہے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْاَجْسَادِ الْبَالِيَةِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَةِ الَّتِيْ خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْيَا وَهِيَ بِكَ مُؤْمِنَةٌ اَدْخِلْ عَلَيْهَا رَوْحًا مِّنْ عِنْدِكَ وَسَلَامًا مِّنِّيْ۔

ترجمہ: اے اللہ! (اے) گل جانے والے جسموں اور بوسیدہ ہڈیوں کے رب! جو دنیا سے ایمان کی حالت میں رخصت ہوئے تو ان پر اپنی رحمت اور میرا سلام پہنچا دے۔

تو حضرتِ سیِّدُنا آدم (عَلَيْهِ السَّلَام) سے لے کر اس وقت تک جتنے مومن فوت ہوئے سب اُس (یعنی دُعا پڑھنے والے) کے لیے دعائے مغفِرت کریں گے۔

(مُصَنَّف ابن اَبی شَیْبہ ج۱۰ ص۱۵)

(۶)۔۔۔ شفیع مجرمان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: جو شخص قبرستان میں داخل ہوا پھر اُس نے سُوْرَۃُ الْفَاتِحَة، سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص اور سُوْرَۃُ التَّکَاثُر پڑھی پھر یہ دُعا مانگی: یا اللہ! میں نے جو کچھ قراٰن پڑھا اُس کا ثواب اِس قبرستان کے مومن مردوں اور مومن عورَتوں کو پہنچا۔ تو وہ تمام مومن قیامت کے روز اس (یعنی ایصالِ ثواب کرنے والے) کے سفارشی ہوں گے۔ (شَرْحُ الصُّدُور، ص ۳۱۱)

حدیثِ پاک میں ہے: جو گیارہ بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو پہنچائے، تو مردوں کی گنتی کے برابر اسے (یعنی ایصالِ ثواب کرنے والے کو) ثواب ملے گا۔ (دُرِّمُختار، ج۳ص ۱۸۳)

(۷)۔۔۔ قَبْر کے اوپر اگر بتی نہ جلائی جائے اس میں سوئے ادب (یعنی بے ادبی) اور بد فالی ہے ہاں اگر (حاضرین کو) خوشبو (پہنچانے) کے لیے (لگانا چاہیں تو) قَبْر کے پاس خالی جگہ ہو وہاں لگائیں کہ خوشبو پہنچانا محبوب (یعنی پسندیدہ) ہے۔

(مُلَخَّصاً فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۹ ص ۴۸۲، ۵۲۵)

(۸)۔۔۔ قَبْر پر چَراغ یا موم بتّی وغیرہ نہ رکھے ہاں رات میں راہ چلنے والوں کے لیے روشنی مقصود ہو، تو قَبْر کے ایک جانب خالی زمین پر موم بتّی یا چَراغ رکھ سکتے ہیں۔

## (11)۔۔۔شبِ براءت کے معمولات

اے عاشقانِ رسول! بزرگانِ دین رحمھم اللہ المبین یہ رات عبادتِ الٰہی میں بسر کیا کرتے تھے حضرت سیّدُنا خالد بن مَعدان، حضرت سیّدُنا لقمان بن عامر اور دیگر بزرگانِ دین رحمھم اللہ المبین شعبانُ المُعَظَّم کی پندرھویں (۱۵ویں) رات اچھّا لباس پہنتے، خوشبو، سُرمہ لگاتے اور رات مسجد میں (جمع ہو کر) عبادت کیا کرتے تھے۔

(ماذا فی شعبان، ص۷۵)

امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃاللہ العزیز بھی شبِ براءت میں عبادت میں مصروف رہا کرتے تھے۔

(تفسیر روح البیان، پ۲۵، الدخان، تحت الآیۃ:۳، ج۸، ۴۰۲)

### اہلِ مکّہ کے معمولات

تیسری صدی ہجری کے بزرگ ابو عبداللہ محمد بن اسحاق فاکِہی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: جب شبِ براءت آتی تو اہلِ مکّہ کا آج تک یہ طریقہ کار چلا آرہا ہے کہ مسجدِ حرام شریف میں آجاتے اور نماز ادا کرتے ہیں، طواف کرتے اور ساری رات عبادت اور تلاوتِ قرآن پاک میں مشغول رہتے ہیں، ان میں بعض لوگ ۱۰۰ رکعت (نفل نماز) اس طرح ادا کرتے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھتے۔ زم زم شریف پیتے، اس سے غسل کرتے اور اسے اپنے مریضوں کے لئے محفوظ کرلیتے اور اس رات میں ان اعمال کے ذریعے خوب برکتیں سمیٹتے ہیں۔

(اخبار مکہ، جز:۳،ج۸۴، ۲ملخصًا)

## امامِ حسن کا معمول

حضرت سیِّدُنا طاؤس یمانی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے پندرہ شعبانُ المعظم کی رات (یعنی شبِ براءَت میں) عبادت کے مُتَعَلِّق پوچھا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: میں اس رات کے تین حصے کرتا ہوں:

(۱)۔۔۔ ایک تہائی حصے میں اپنے نانا جان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک پڑھتا ہوں، اللہ پاک کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوئے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ (پ۲۲، الاحزاب، ۵۶)

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! ان پر دُرود اور خوب سلام بھیجو۔

(۲)۔۔۔ ایک تہائی حصے میں اللہ کریم کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کرتا ہوں، اللہ پاک کے اس حکم پر عمل کرتے ہوئے:

وَ مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ۔ (پ۹، الانفال، ۳۳)

ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں۔

(۳)۔۔۔ اور آخری تہائی حصے میں اللہ پاک کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے رکوع و سجود کرتا ہوں۔

حضرت سیِّدُنا طاؤس یمانی رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: ایسا کرنے والے کے لئے کیا ثواب ہے؟ حضرت سیِّدُنا حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے والد (حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہ) سے سنا ہے کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو نصف شعبان کی رات کو زندہ کرے گا (یعنی اس رات عبادت کرے گا) وہ مُقَرَّبِیْن میں لکھا جائے گا۔ (القول البدیع، الباب الخامس في الصلاۃ علیہ۔۔۔ الخ، ص ۳۹۶)

## شبِ براءت میں ۱۴ رکعت نفل کی فضیلت

حضرت سیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شبِ براءت میں کھڑے ہوئے دیکھا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چودہ رکعات نماز ادا فرمائیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد بیٹھ گئے پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چودہ مرتبہ سورۂ فاتحہ، چودہ مرتبہ سورۂ اخلاص (قُلْ ھُوَاللہُ اَحَد)، چودہ مرتبہ سورۂ فلق (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق)، چودہ مرتبہ سورۂ ناس (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس) اور ایک بار آیۃُ الکرسی اور یہ آیتِ مبارکہ (لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ) پڑھی۔ جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جو کچھ کرتے دیکھا تھا اس کے بارے میں پوچھا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اس طرح عمل کرے گا جو تم نے دیکھا تو اس کے لئے بیس مقبول حج اور بیس سال کے مقبول روزوں کا ثواب ہو گا اور اگر اس دن کی صبح وہ روزے کی حالت میں ہو تو اس کے لئے دو سال کے روزوں کا ثواب ہے ایک گزشتہ سال کے اور ایک آئندہ سال کے۔

(شعب الایمان، باب فی الصیام، ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، ۳/۳۸۷، حدیث: ۳۸۴۱)

(مجموع رسائل العلامۃ الملا علی القاری، الرسالۃ: التبیان فی بیان مافی لیلۃ النصف من شعبان۔۔۔ الخ، ۳/۴۹، ۵۰)

## ۱۰۰ رکعت نفل کی فضیلت

حضرت علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ (وفات: ۱۲۴۱ھ) فرماتے ہیں: جو کوئی شبِ براءت میں سو رکعت پڑھے گا تو اللہ کریم اس کے پاس سو فرشتے بھیجے گا، جن میں سے تیس فرشتے اسے جنت کی بشارت دیں گے، تیس عذابِ نار سے بچائیں گے، تیس اس سے دنیوی آفتیں دور کریں گے اور دس فرشتے اس سے شیطان کے مکر و فریب دور کریں گے۔ (حاشیۃ الصاوی، الدخان، تحت الایۃ: ۲، ۵/۱۹۰۸)

## ستر مرتبہ نگاہِ کرم

عارف باللہ شیخ ضیاءُ الدین عبدُ العزیز دیرینی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ (وفات: ۶۹۷ھ) انہی ۱۰۰ رکعت نوافل کے بارے میں فرماتے ہیں: اس رات (یعنی شبِ براءت میں) سلف صالحین سو رکعت نماز اس طرح ادا کرتے تھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ دس مرتبہ سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ) پڑھتے۔ حضرت سیّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھے تیس صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم نے حدیث بیان فرمائی کہ جس نے یہ نماز پڑھی اللہ پاک اس کی طرف ستر مرتبہ نگاہِ کرم فرماتا ہے اور ہر نگاہِ کرم کے بدلے اس کی ستر حاجات پوری فرماتا ہے ان میں سے سب سے ادنیٰ حاجت اس کی مغفرت ہے۔ (طہارۃ القلوب، الفصل الثالث عشر فی التشمیر۔۔۔ الخ، ص ۱۳۶)

## سورۂ دخان پڑھنے کی فضیلت

حضرت علامہ علی بن سلطان قاری رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ (وفات: ۱۰۱۴ھ) فرماتے ہیں:

شبِ براءت میں سورۂ دُخّان پڑھنا مستحب ہے۔ حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو رات میں حٰمٓ الدُّخّان کی تلاوت کرے گا تو وہ صبح اس حال میں کرے گا کہ ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کر رہے ہوں گے۔

(مجموع رسائل العلامۃ الملا علی القاری، الرسالۃ: التبیان فی بیان مافی لیلۃ النصف من شعبان۔۔۔ الخ، ۳/ ۵۲)

## شبِ براءت میں اسلاف کی دعا

اکثر اسلافِ کرام جیسا کہ حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب، حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود اور ان کے علاوہ دیگر صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم سے ثابت ہے کہ وہ یہ دعا مانگتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنَا اَشْقِیَاءَ فَامْحُہُ وَاکْتُبْنَا سُعَدَاءَ وَاِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنَا سُعَدَاءَ فَاَثْبِتْنَا فَاِنَّکَ تَمْحُوا مَا تَشَاءُ وَتُثْبِتُ وَعِنْدَکَ اُمُّ الْکِتَابِ۔

(مجموع رسائل العلامۃ الملا علی القاری، الرسالۃ: التبیان فی بیان مافی لیلۃ النصف من شعبان۔۔۔ الخ، ۳/ ۵۱)

## صلاۃُ التسبیح کی اہمیت و فضیلت

**اے عاشقانِ رسول!** زہے نصیب کہ شبِ براءت میں دیگر عبادات و نوافل کے ساتھ ساتھ صلوٰۃُ التسبیح کے نفل بھی ادا کر لئے جائیں جیسا کہ حضرت علامہ علی بن

سلطان قاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات:۱۰۱۴ھ) فرماتے ہیں: بہتر یہ ہے کہ شبِ براءت میں صلوٰۃُ التسبیح بھی ادا کرلی جائے کیونکہ یہ کسی شک وشبہ کے بغیر صحیح طور پر ثابت ہے۔ (مجموع رسائل العلامۃ الملا علی القاری، الرسالۃ: التبیان فی بیان مافی لیلۃ النصف من شعبان۔۔۔الخ، ۳/۵۱)

آیئے! اس نماز کی اہمیت و فضیلت ملاحظہ کیجئے:

ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے چچا حضرت سیِّدُنا عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو صلوٰۃُ التسبیح کا تفصیلی طریقہ بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: میرے چچا جان! اگر روزانہ یہ نماز ادا کرسکیں تو ضرور کریں، اگر روزانہ نہ ہوسکے تو ہر جمعہ کو اور اگر ایسا بھی نہ کرسکیں تو ہر مہینے ادا کرلیا کریں، یہ بھی نہ ہوسکے تو سال میں ایک مرتبہ ادا کرلیا کریں اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو زندگی میں ایک مرتبہ ادا کرلیں۔ (ابوداوٗد، کتاب التطوع، باب صلوۃ التسبیح، ۲/۴۴، حدیث:۱۲۹۷)

## صلاۃُ التسبیح کا طریقہ

امیرِ اہلسنّت، حضرت علامہ، مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز کتاب "مدنی پنج سورہ" میں نقل فرماتے ہیں: اِس نَماز کی ترکیب یہ ہے کہ تکبیرِ تحریمہ کے بعد ثَناء پڑھے پھر پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھے:

سُبْحٰنَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ

پھر:

اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پھر سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ کر رکوع سے پہلے دس بار یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع کرے اور رکوع میں سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم تین مرتبہ پڑھ کر پھر دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے، پھر رکوع سے سر اٹھائے اور سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہ اور اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد پڑھ کر پھر کھڑے کھڑے دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے پھر سجدے میں جائے اور تین مرتبہ سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھ کر پھر دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے، پھر سجدہ سے سر اٹھائے اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھ کر دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے، پھر دوسرے سجدہ میں جائے اور سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین مرتبہ پڑھے پھر اس کے بعد یہی تسبیح دس مرتبہ پڑھے، اسی طرح چار رکعت پڑھے اور خیال رہے کہ کھڑے ہونے کی حالت میں سورۂ فاتحہ سے پہلے پندرہ مرتبہ اور باقی سب جگہ یہ تسبیح دس دس بار پڑھے، یوں ہر رکعت میں ۷۵ مرتبہ تسبیح پڑھی جائے گی اور چار رکعتوں میں تسبیح کی گنتی تین سو مرتبہ ہو گی۔ (مدنی پنج سورہ، ص۲۷۹۔ بہارِ شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۶۸۳)

## شعبان کے آخری جمعہ کا عمل

حضرت سیّدُنا شیخ محمد غوث گوالیاری شَطّاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات: ۹۷۰ھ) اپنی کتاب "جواہرِ خمسہ" میں فرماتے ہیں: جو شخص شعبان کے آخری جمعہ کو مغرب و عشاء کے درمیان دو رکعت اس طرح پڑھے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃُ الکرسی ایک بار، سورۂ اخلاص (قُلْ ھُوَاللہُ اَحَد) دس مرتبہ اور سورۂ فلق (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق) اور سورۂ

ناس (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس) ایک ایک بار پڑھے، اس نماز کی برکت سے اگر اگلے دن مر گیا تو اس کا خاتمہ ایمان پر ہو گا۔ (جواہر خمسہ، ص۲۵)

## شعبانُ المعظم کی شبِ جمعہ کے نوافل

محبِ اعلیٰ حضرت، حضرت شاہ محمد رکنُ الدّین مُجَدّدی قادری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات:۱۳۵۵ھ) فرماتے ہیں: جو کوئی شعبان کے ہر جمعہ کی رات کو چار رکعت نفل نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں تیس بار سورۂ اخلاص (قُل ھُوَاللّٰہُ اَحَد) پڑھے تو اس نے حج اور عمرہ کا ثواب پایا۔ (رکن دین، ص۱۶۷ بتغیر قلیل)

## شبِ براءت مغرب کے بعد چھ نوافل

معمولاتِ اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے ہے کہ مغرب کے فرض و سنّت وغیرہ کے بعد چھ رَکعت نفل (نَفْ۔لْ) دو دو رَکعت کر کے ادا کئے جائیں:

(۱)۔۔۔ پہلی دو رَکعتوں میں یہ نیت کیجئے: **"یااللہ پاک ان دو رَکعتوں کی برکت سے مجھے درازیِ عمر بالخیر عطا فرما"۔**

(۲)۔۔۔ دوسری دو رَکعتوں میں یہ نیت فرمایئے: **"یااللہ پاک ان دو رکعتوں کی بَرکت سے بلاؤں سے میری حفاظت فرما"۔**

(۳)۔۔۔ تیسری دو رَکعتوں کیلئے یہ نیت کیجئے: **"یااللہ پاک ان دو رَکعتوں کی برکت سے مجھے اپنے سوا کسی کا محتاج نہ کر"۔**

ان ٦ رَکعتوں میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد جو چاہیں وہ سورَتیں پڑھ سکتے ہیں، چاہیں تو ہر رَکعت (رَکْ ۔ عَت) میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد تین تین بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھ لیجئے۔ ہر دورَکعت کے بعد اِکیس بار قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ (پوری سورت) یا ایک بار سُوْرَۂ یٰسٓ شریف پڑھئے بلکہ ہو سکے تو دونوں ہی پڑھ لیجئے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی ایک اسلامی بھائی بلند آواز سے یٰسٓ شریف پڑھیں اور دوسرے خاموشی سے خوب کان لگا کر سنیں ۔اس میں یہ خیال رہے کہ سننے والا اِس دَوران زَبان سے یٰسٓ شریف بلکہ کچھ بھی نہ پڑھے اور یہ مسئلہ خوب یاد رکھئے کہ جب قراٰنِ کریم بلند آواز سے پڑھا جائے تو جو لوگ سننے کیلئے حاضر ہیں اُن پر فرضِ عین ہے کہ چپ چاپ خوب کان لگا کر سُنیں۔اِنْ شَآءَ اللہ رات شروع ہوتے ہی ثواب کا اَنبار (اَمْ۔ بار) لگ جائے گا۔ ہر بار یٰسٓ شریف کے بعد "دُعائے نصف شعبان" بھی پڑھئے۔

## دعائے نصف شعبان المعظم

اَللّٰھُمَّ یَا ذَا الْمَنِّ وَلَا یُمَنُّ عَلَیْہِ۔ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔ یَا ذَا الطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ۔ ظَھْرُ اللَّاجِیْنَ ۔ وَ جَارُ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ۔ وَاَمَانُ الْخَآئِفِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنِیْ عِنْدَکَ فِیْ اُمِّ الْکِتٰبِ شَقِیًّا اَوْ مَحْرُوْمًا اَوْ مَطْرُوْدًا اَوْ مُقَتَّرًا عَلَیَّ فِی الرِّزْقِ فَامْحُ اللّٰھُمَّ بِفَضْلِکَ شَقَاوَتِیْ وَحِرْمَانِیْ وَطَرْدِیْ وَاقْتِتَارَ رِزْقِیْ۔ وَاَثْبِتْنِیْ عِنْدَکَ فِیْ اُمِّ الْکِتٰبِ سَعِیْدًا مَّرْزُوْقًا مُّوَفَّقًا لِّلْخَیْرَاتِ۔ فَاِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ فِیْ کِتَابِکَ الْمُنَزَّلِ۔ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکَ الْمُرْسَلِ (یَمْحُوا اللہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ ،وَعِنْدَہٗٓ اُمُّ الْکِتٰبِ ﴿٣٩﴾) (پارہ ١٣، الرعد: ٣٩)

اِلٰهِیْ بِالتَّجَلِّی الْاَعْظَمِ۔ فِیْ لَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ شَعْبَانَ الْمُکَرَّمِ۔ اَلَّتِیْ یُفْرَقُ فِیْهَا کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ وَّیُبْرَمُ۔ اَنْ تَکْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَاءِ وَالْبَلْوَاءِ مَا نَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ۔ وَاَنْتَ بِهٖ اَعْلَمُ۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ۔ وَصَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

## (12)۔۔۔اپنے مرحومین کو مت بھولیئے

اے عاشقانِ رسول! شبِ براءت جہاں ہمارے لیے رحمت والی، مغفرت والی، سعادت والی رات ہے وہیں ہمارے مرحومین کی بھی یہ رات ہے چنانچہ:

جنّتی ابن جنّتی ، صحابی ابنِ صحابی حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا سے مروی ہے کہ جب شبِ براءت آتی ہے تو (مومن) مُردے اپنی قبروں سے نکل کر اپنے گھروں کے دروازوں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں: ہم پر صدقہ کرکے رحم کرو اگرچہ روٹی کا ایک لقمہ ہی ہو، کیونکہ ہم اِس کے ضرورت مند ہیں۔ اگر وہ (صدقہ کی ہوئی) کوئی چیز نہیں پاتے تو حسرت سے واپس لوٹ جاتے ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، ۱۴/ ۶۹۴-الدرر الحسان فی البعث ونعیم الجنان، ص ۳۳)

لہٰذا اس مبارک رات کو اپنے مرحومین کے لیے کچھ نہ کچھ ایصالِ ثواب ضرور کریں، نیز اس مہینے اپنے مرحومین کے لیے ایصالِ ثواب کرنے والوں کو امیرِ اہلسنت نے بڑی پیاری دعا بھی دی ہے۔

## دعائے عطار

یاربِّ مصطفیٰ جل جلالہ وﷺ جو کوئی شبِ براءت میں بلکہ پورے ماہِ شعبان میں اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لیے کم از کم ۱۵۰۰ روپے دعوتِ اسلامی کو جمع کروائے، یا اللہ پاک اس کو اس وقت تک موت نہ دینا جب تک تیرے پیارے حبیب ﷺ کا جلوہ نہ دیکھ لے۔ آمین بجاہ خاتم النبیین ﷺ۔

لہذا اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لیے کم سے کم ۱۵۰۰ روپے ضرور دعوتِ اسلامی کو جمع کروایں اور دعائے عطار سے حصہ لیں۔ اللہ پاک ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ